روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 20 ستمبر 2013ء 13 ذیقعد 1434 ہجری 20 تبوک 1392 ھش جلد 63-98 نمبر 215

تاریخی برچھی

جنگ بدر میں لشکر کفار میں عبیدہ بن سعید بن عاص اسلحہ سے لیس ہو کر آیا۔ اس کی آنکھوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ اس نے فخریہ نعرے لگائے تو حضرت زبیر بن عوامؓ نے اس کی آنکھ پر برچھی ماری جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ یہ برچھی اتنی زور سے لگی کہ نکالتے ہوئے ٹیڑھی ہو گئی تھی۔ یہ برچھی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی۔ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ اور پھر حضرت عثمانؓ نے لے لی۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کی اولاد میں آ گئی اور پھر حضرت زبیرؓ کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے لے لی۔ جو ان کی شہادت تک ان کے پاس رہی۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب شهود الملائکۃ بدراً حدیث نمبر 3696)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فتح خیبر کے موقع پر جن جرنیلوں کو باری باری سپہ سالاری کی خدمت سونپی گئی۔ اُن میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ اگرچہ خیبر کی آخری فتح حضرت علیؓ کی سالاری میں مقدر تھی مگر اس میں حضرت عمرؓ کی ایک خاص خدمت کا بھی دخل ہے۔ ہوا یوں کہ فتح خیبر سے ایک رات قبل حضرت عمرؓ حفاظتی گشت پر مامور تھے۔ اس دوران وہ کچھ یہودی جاسوس گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ جو قلعہ سے مسلمانوں کے احوال معلوم کرنے نکلے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اُن کو گرفتار کر کے قلعہ کے کمزور مقامات کے متعلق اور دیگر معلومات حاصل کر لیں۔ یہ سب باتیں اگلے روز فتح خیبر میں بہت ہی ممدّ اور معاون ثابت ہوئیں۔ یوں حضرت عمرؓ نے فتح خیبر میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ جب وہ جاسوس کو پکڑ کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو آپؐ اس وقت نماز تہجد میں دعاؤں میں مصروف تھے۔ یہ تمام احوال اور معلومات آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کی گئیں۔ اگلے روز حضرت علیؓ کے ذریعہ یہ فتح ظہور میں آئی۔ (سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 41)

غزوہ تبوک میں بھی حضرت عمرؓ شریک ہوئے اور اس موقع پر غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق پائی۔

10ھ میں آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی۔ صحابہؓ غم کے مارے دیوانے ہوئے پھرتے تھے۔ حضرت عمرؓ جیسے عاشق رسولؐ نے اس موقع پر وارفتگی کے عالم میں مسجد نبوی میں یہ اعلان کر دیا کہ جو شخص یہ کہے گا کہ آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے ہیں میں اُس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس موقع پر نہایت جرأت سے خطبہ ارشاد فرمایا اور آیت آل عمران: 145 تلاوت کر کے اعلان کیا کہ محمدؐ تو ایک رسول ہی تھے اور آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا چکے۔ لہٰذا آپؐ کا وفات پانا کوئی اوپری بات نہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ قرآن تو میں پہلے بھی پڑھتا تھا مگر اُس وقت مجھے ایسے لگا جیسے یہ آیت اس وقت نازل ہوئی ہو۔ جب یہ احساس ہوا کہ واقعی آنحضرت ﷺ وفات پا گئے ہیں تو حالت سکتہ میں لگا جیسے کسی نے میری ٹانگیں کاٹ دی ہیں اور میں زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ پھر تو مدینہ کی ہر گلی میں ہر شخص کی زبان پر یہ آیت تھی اور وہ روتے ہوئے گزشتہ تمام انبیاء کی وفات کی اس دلیل سے آنحضرت ﷺ کی وفات کا اعلان کر رہے تھے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب الدخول علی المیّت و کتاب المغازی باب مرض النبی)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد امت کے لئے سب سے اہم مسئلہ خلافت راشدہ کا قیام تھا۔ انصار اپنے سردار سعدؓ بن عبادہ کے ڈیرے پر جمع ہوئے۔ اس وقت بہت نازک صورتحال پیدا ہو گئی جب انصار میں سے بعض نے یہ سوال اُٹھایا کہ انصار کا الگ امیر اور مہاجرین کا الگ امیر مقرر ہو۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بھی وہاں پہنچے۔ پہلے حضرت عمرؓ بولنے لگے۔ عمرؓ فرماتے تھے کہ میں اس موقع پر بولنے کے لئے تیاری کر کے گیا تھا۔ مجھے خلافت کی ہرگز کوئی خواہش نہ تھی میرا خیال تھا کہ شاید ابوبکر وہ بات نہ کر سکیں گے۔ مگر ابوبکر نے جب بات کی تو خوب اس کا حق ادا کیا اور فرمایا کہ ''ہم مہاجرین اور انصار مل کر یہ نظام چلائیں گے۔ ہم امراء ہوں گے تو تم ہمارے وزیر ہو گے۔ بے شک عمر کی بیعت کر لو یا ابوعبیدہ کی۔'' اس پر حضرت عمرؓ نے کہا ''نہیں بلکہ اے ابوبکر! ہم آپ کی بیعت کریں گے کہ آپ اور صرف آپ ہی ہمارے سردار اور ہمیں سب سے پیارے ہیں۔'' پھر حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کی درخواست کی۔ (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

(ترجمہ از سیرت صحابہ رسول: حافظ مظفر احمد صاحب)

ایم ٹی اے کا پاکیزہ ماحول

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

ایک اور اللہ تعالیٰ کا فضل جو ہے اس کو بھی میں بیان کر دوں کہ یہ بھی اللہ کے خاص فضلوں میں سے ایک خاص فضل ہے، ایم ٹی اے، اس کے ذریعہ سے ہم تمام دنیا کے احمدی ایک پاکیزہ ماحول میں اپنے پروگرام دیکھ اور سن سکتے ہیں''۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 255)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

تحریک جدید کی طرف توجہ دیں

تحریک جدید کا رواں سال اختتام کے قریب ہے جس کے پیش نظر تحریک جدید کی خدمت کیلئے خلوص اور لگن سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود کا ایک ارشاد ان دنوں پیش نظر رکھا جائے۔ فرمایا۔

''میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو اور ایسی عادت نہ ڈال لو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں ''تخت یا تختہ'' جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی''

(مطالبات صفحہ 153)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جوش و جذبہ سے خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید پاکستان)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 4۔ستمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

سوال و جواب خطبہ عیدالفطر

10/اگست 2013ء

س: حضور انور نے خطبہ عیدالفطر کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: آپ نے خطبہ عیدالفطر مورخہ 10/اگست 2013ء کو بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے رمضان کے حوالہ سے احمدی احباب کی کس خواہش کا ذکر کیا؟

ج: فرمایا! بہت سے لوگ رمضان میں مجھے لکھتے ہیں کہ رمضان آرہا ہے دعا کریں کہ ہم حقیقی طور پر اس کی برکتوں سے فیض یاب ہوسکیں پھر رمضان میں بے شمار خطوط آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دنوں کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔

س: حضور انور نے حدیث کی روشنی میں رمضان کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! آنحضرتؐ نے فرمایا یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے، درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ آگ سے نجات دلانے والا ہے۔

س: ایک مومن رمضان میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث کس طرح بن سکتا ہے؟

ج: فرمایا! اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان مہیا فرمائے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا بندہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھائے ان وسیلوں کا استعمال کرے جو اس کے رب نے ایک مومن کے لئے مہیا کئے ہیں تو یقیناً اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو وہ جذب کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتو ں اور فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔

س: رحمت کے کیا معنی بیان ہوئے؟

ج: فرمایا! رحمت کے معنی ہیں کہ کسی کے لئے انتہائی رحم اور ہمدردی کے جذبات رکھنا، انتہائی نرمی اور ملاطفت ہونا، بہت زیادہ مدد اور فائدہ پہنچانا، غلطیوں سے صرف نظر کرنا، معاف کرنا۔

س: مغفرت کے کیا معنی بیان کئے گئے؟

ج: فرمایا! مغفرت کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو ڈھانپ دیا، بخش دیا۔

س: عتق من النار کا مطلب بیان کریں؟

ج: فرمایا! اس کا مطلب آگ سے آزادی ہے۔آگ سے بچایا جانا ہے یا دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ شیطان سے گردن آزاد ہو جاتی ہے کیونکہ جہنم کی آگ شیطان کے پیچھے چلنے سے ہی ہے۔

س: حضور انور نے جہنم کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! شیطان ہی جہنم ہے اور شیطان کی پیروی اور اتباع ہی جہنم ہے۔

س: رمضان کے مہینہ میں بجالائی جانے والی نیکیوں کو مستقل زندگی کا حصہ بنانے کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

ج: رمضان میں بجالائی جانے والی نیکیوں کو مستقل زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔قرآن کریم ان ہدایات سے بھرا پڑا ہے کہ نیکیوں کا تسلسل اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتا ہے۔

س: ایک مومن کا مطمح نظر کیا ہونا چاہئے؟

ج: اللہ تعالیٰ کے راستے تو مستقل جنت کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔اگر انسان شیطان سے بچتے ہوئے ان پر چلتا چلا جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتا ہے۔

س: حضور انور نے حقیقی عید کی کیا تعریف فرمائی؟

ج: فرمایا! شیطان سے گردن آزاد کروا کر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی گردن رکھ دینا ہی حقیقی عید ہے۔

س: آزمائش کے دور میں ایک مومن کو شیطان سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! جب شیطان کہتا ہے کہ بندہ ذرہ بھی کمزوری دکھائے تو میں فوراً اس کی گردن دبوچ لوں ۔رمضان کے دنوں میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل بندے پر فرماتے ہوئے شیطان کو جکڑا ہوا تھا۔رمضان کے بعد اگر امتحانی دور انسان پر آئے اگر بندہ اس میں ایمان کی مضبوطی پر قائم نہ رہے تو شیطان پھر حملہ آور ہوگا۔

س: ایمان کے لئے کیا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! بلکہ ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ ہر قسم کے اعمال صالحہ کو بجالانا بھی ضروری ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے ایمان، اعمال صالحہ اور بہشت کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ’’قرآن شریف نے جہاں بہشت کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے ایمان کا تذکرہ کیا ہے اور پھر اعمال صالحہ کا۔ ایمان کی جزاء جنت اور اس جنت کو ہمیشہ سرسبز رکھنے کے لئے چونکہ نہروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نہریں اعمال صالحہ کا نتیجہ ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے اعمال صالحہ کا نتیجہ کیا بیان فرمایا؟

ج: آپ فرماتے ہیں۔’’دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر انسان اعمال صالحہ میں ترقی کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچتا اور ظلم اور سرکشی اور حدود اللہ سے اعتداء کرنے کو چھوڑتا ہے اور ہر نیا عمل جو صالح عمل وہ کرتا ہے اس کے ایمان کو وہ بڑھاتا ہے اس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور دل میں ایک قوت آتی ہے خدا کی معرفت میں اسے ایک لذت آنے لگتی ہے اور یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مومن کے دل میں ایک ایسی کیفیت محبت الٰہی اور عشق خداوندی کی اللہ تعالیٰ ہی کی موہبت اور فیض سے پیدا ہو جاتی ہے۔یہ جو سب کچھ ہے یہ بندے کا کارنامہ نہیں ہے بلکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی دین ہے اور عطا ہے اسی سے یہ فیض ملتا ہے اور پیدا ہوتا ہے دل میں کہ اس کا سارا وجود اس محبت اور سرور سے جو اس کا نتیجہ ہوتا ہے لبالب پیار کی طرح بھر جاتا ہے اور انوار الٰہی اس کے دل پر بکلی احاطہ کر لیتے ہیں اور ہر قسم کی ظلمت اور تنگی اور قبض دور کر دیتے ہیں۔ فرمایا ’’اس حالت میں تمام مصائب اور مشکلات بھی جو خدا تعالیٰ کی راہ میں ان کے لئے آتے ہیں وہ انہیں ایک لحظہ کے لئے پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے۔‘‘ مشکلات آتی ہیں مسائل آتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو مایوس نہیں ہو جاتے بے چین نہیں ہو جاتے بلکہ فرمایا ’’پراگندہ دل اور منقبض خاطر نہیں کر سکتے بلکہ وہ بجائے خود محسوس اللذات ہوتے ہیں یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔‘‘ یعنی ان کو بعض دفعہ ایسے مقام پر انسان پہنچ جاتا ہے کے بجائے دکھ کے اس سے لذت محسوس ہوتی ہے۔

س: ایمان کے کتنے درجے ہیں اور آخری درجہ کیسے عطا ہوتا ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ’’ایمان کے انواع اوّلیہ بھی سات ہیں اور آخری درجہ ہے جو موہبت الٰہی سے عطا کیا جاتا ہے۔اس لئے بہشت کے بھی سات دروازے ہیں اور آٹھواں دروازہ فضل کے ساتھ کھلتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 573)

س: اعمال صالحہ کے بغیر ایمان کی کیا حیثیت ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’جس طرح کاشتکار کھیت یا باغ وغیرہ کی آبپاشی کرتا ہے پانی لگاتا ہے اس طرح سے روحانی باغ ایمان کی آبپاشی کے واسطے اعمال صالحات کی ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان بغیر اعمال صالحہ کے ایسا ہی بے کار ہے جیسا کہ ایک عمدہ باغ بغیر نہر یا کسی دوسرے ذریعہ آبپاشی کے نکما ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 649,648)

س: عمل صالح کیا چیز ہے؟

ج: فرمایا! عمل صالح کیا چیز ہے اس کے بارہ میں آپ (حضرت مسیح موعود) فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے اور عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں؟ (کون سے چور ہیں جو اس کے عمل پر پڑتے ہیں؟) ریاکاری (دکھاوا) کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے۔ عجب (کیا ہے؟) کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے (کہ کوئی نیکی کی۔ پہلا تو یہ کہ دکھاوے کے لئے کوئی اہم کام کیا۔ پھر کوئی نیکی کی تو اپنے نفس میں خوش ہوا اپنے دل میں خوش ہوا کہ میں نے بڑی نیکی کر لی ہے، میں کوئی چیز بن گیا ہوں۔ تو پھر خود پسندی کی عادت بھی پڑتی ہے۔ پھر یہ بھی امید ہوتی ہے کہ میری تعریف بھی لوگ کریں۔ پھر فرمایا کہ) قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریاء، تکبر، حقوق انسان کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔‘‘ یہ عمل صالح ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 577,576)

س: اصل عید کیا ہے؟

ج: فرمایا! پس اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی حفاظت ہی وہ عید ہے۔ وہ عید ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے اور جس کی ہمیں تلاش ہونی چاہئے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو شیطان کو دھتکار کر ہم نے منانی ہے۔ یہی وہ اصل عید ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے منانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

س: حضور انور نے اس عید پر احباب جماعت کو کون سا عہد کرنے کی ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! پس آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اپنے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی گردنوں کو آگ سے آزاد کرانے والوں میں شامل ہوں ۔ تاکہ شیطان کے چنگل سے آزاد ہوں تاکہ حقیقی عید جو خدا تعالیٰ کے وصال کی عید ہے وہ منانے والے ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان لاتے ہوئے ہمیشہ ہدایت کے راستے پر چلتے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمتوں کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھے۔ ہم بار باران میں داخل ہو کر اس کے فضلوں اور رحمتوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ ایمان کی مضبوطی اور عمل صالح سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے شیطان سے اپنی گردن آزاد کروانے والے ہوں۔ تاکہ ہمارا ہر دن، روز عید بن جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

اعلیٰ اخلاق کی بجا آوری اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی اُسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ عبادت کرنا۔ صحیح عابد ایک مومن اُسی صورت میں بن سکتا ہے جب کہ وہ حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں والدین، اقرباء، یتامیٰ، مساکین، ناداروں، معذوروں اور پڑوسیوں وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی اور اعلیٰ اخلاق کی بجا آوری کے لئے نہایت اہم تاکیدی نصائح

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 16/اپریل 2006ء کو بیت الاوّل سڈنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا بائیسواں جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ یہ جلسے جو جماعت میں منعقد ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود نے اس کا بہت بڑا مقصد تقویٰ کے معیار کو بڑھانا اور اپنی بیعت میں شامل ہونے والوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلانا قرار دیا تھا۔

آپ فرماتے ہیں:۔ ''اس جلسے سے مدّعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

آج اُس جلسے کی اتباع میں جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ہوا تھا، تمام دنیا میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور جس کا ایک نمونہ ہم یہاں آج اس ملک اور اس براعظم میں دیکھ رہے ہیں اور آج اس دور دراز علاقے میں ہمیں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک نشان نظر آ رہا ہے۔ اُس وقت چند لوگ اُس چھوٹی سی بستی قادیان میں حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس لئے جمع ہوئے تھے کہ اُن مقاصد کے حصول کی کوشش کریں اور وہ کچھ لوگ صرف ہندوستان سے ہی جمع ہوئے تھے۔ آج یہاں امریکہ سے، یورپ سے اور ایشیا کے براعظموں سے بھی لوگ پہنچے ہوئے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا ایک ادنیٰ غلام اور نمائندہ اس جلسہ میں شامل ہو رہا ہے۔ آج کی تیز رفتار سہولتوں کے باوجود بعض لوگ چوبیس پچیس گھنٹے کے سفر کے بعد یہاں پہنچے ہیں اور اس وسیع ملک سے بھی ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے لوگ یہاں آئے ہیں۔ تو اگر یہ سب یہاں آنے والے اُس مقصد کو پورا کرنے والے نہ بنیں جس کو حاصل کرنے کے لئے جلسوں کا انعقاد کیا گیا تھا تو پھر یہ جلسہ بے فائدہ ہے۔

اس اقتباس میں جو مَیں نے پڑھا حضرت مسیح موعود نے ہماری توجہ تقویٰ پر چلتے ہوئے دو امور کی طرف مبذول کروائی ہے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اپنی روحانیت کو بڑھانا اور دوسرے تقویٰ پر چلتے ہوئے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔

اس وقت مَیں اعلیٰ اخلاق کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں تاکہ اُن کو اپناتے ہوئے حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ عبادت کا تو کچھ حد تک خطبہ میں ذکر ہو چکا ہے۔ اعلیٰ اخلاق کی بجا آوری اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی اُسی قدر ضروری ہے جس قدر کہ عبادت کرنا۔ ایک مومن اُسی صورت میں صحیح عابد بن سکتا ہے جب کہ وہ حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے اس طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ کا ایک اقتباس میں نے لیا ہے جو گو کہ بہت لمبا ہے لیکن حقوق العباد کی اہمیت واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو پڑھا جائے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

''دنیا میں اس زمانہ میں نفاق بہت بڑھ گیا ہے۔ بہت کم ہیں جو اخلاص رکھتے ہیں۔ اخلاص اور محبت شعبۂ ایمان ہے۔ آپ کو خدا آپ کی محبت اور اخلاص کا اجر دے اور تقویت عطا کرے''۔

فرمایا: ''اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے کہ بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔ ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگزر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے۔ یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے اور اس کا اکمل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا اُن دلوں کو کہ اُن میں ہمدردی بنی نوع ہوتی ہے۔'' فرمایا: ''صفاتِ حسنہ اور اخلاقِ فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآنِ شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لُبّ لباب ہیں۔ اوّل یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا، فسق و فجور سے بچنا اور کُل محرّمات الٰہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمربستہ رہنا۔ دوّم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں، بڑے خطرے میں ہیں''۔ فرمایا کہ اللہ کا حق ادا کرنے والے لوگ جو ہیں اگر بنی نوع کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو بڑے خطرے میں ہیں ''کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستّار ہے، غفّار ہے، رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اُس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے، مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقعہ ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو، خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو اور نماز، روزہ وغیرہ احکامِ شرعیہ کی پابندی کرتا ہی ہو مگر حق العباد کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے اُس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔ غرض مومن حقیقی وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونوں کو پورے التزام اور احتیاط سے بجا لاوے۔ جو دونوں پہلوؤں کو پوری طرح سے مدّنظر رکھ کر اعمال بجا لاتا ہے وہی ہے کہ پورے قرآن پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ مگر یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزورِ بازو اور اپنی طاقت سے بجا لانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفسِ امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے نیکی پر قدرت دی جاوے اور نفسِ امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔ یہ انسان کا سخت دشمن ہے۔ اگر نفسِ امّارہ نہ ہوتا تو شیطان بھی نہ ہوتا۔ یہ انسان کا اندرونی دشمن اور مارِ آستین ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب چور کسی کے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کسی گھر کے بھیدی اور واقف کار سے پہلے سازش کرنی ضروری ہوتی ہے۔ بیرونی چور بجز اندرونی بھیدی کی سازش کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ شیطان بیرونی دشمن، نفسِ امّارہ اندرونی دشمن اور گھر کے بھیدی سے سازش کر کے ہی انسان کے متاعِ ایمان میں نقب زنی کرتا ہے اور نورِ ایمان کو غارت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِی ...... (یوسف:54)۔ یعنی مَیں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہراتا اور اُس کی طرف سے مطمئن نہیں کہ نفس پاک ہو گیا ہے بلکہ یہ تو شریر الحکومت ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 571-572۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہے وہ معیار جس تک حضرت مسیح موعود ہمیں لانا چاہتے ہیں کہ اس اخلاص اور محبت کو ایمان کا حصہ نہیں سمجھو گے تو یہ نفاق کی نشانی ہے، منافقت کی نشانی ہے۔ منہ سے یہ کہنے کو کہ ہم ایمان لے آئے یا منہ سے یہ اظہار کرنے سے کہ ہم جماعت سے اخلاص و وفا رکھتے ہیں، اُس وقت تک معیار نہیں سمجھا جا سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل نہ کرو۔ اپنے اخلاق کے معیار بلند نہ کرو اور اللہ کے بندوں کے حقوق اُس صورت میں بھی ادا کرتے رہو اگر تمہارے ذاتی مفاد بھی متاثر ہوتے ہوں۔ بلکہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ یعنی آپ کا ہر عمل نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تھا بلکہ جو اعلیٰ اخلاق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں اُن کے اعلیٰ ترین معیار لئے ہوئے تھا۔ اور آپ کی قوتِ قدسی کی وجہ سے آپ کے صحابہ بھی اُسی رنگ میں رنگین تھے اور اللہ تعالیٰ کا جو قرآنِ کریم میں حکم ہے کہ صِبْغَۃَ اللّٰہِ (البقرۃ:139)۔ یعنی اللہ کا رنگ پکڑو کی عملی مثال تھے۔ اور اُن کا ہر عمل اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُس کے حکموں پر چلنے والا تھا۔ اُن کے عمل صرف یہ نہیں تھے کہ بدی کرنے والے کو معاف کر دینا بلکہ اُس سے بڑھ کر یہ کہ اُس بدی کرنے والے سے نیکی بھی کرنا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اگر ایک انسان بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا لیکن نمازیں بڑی پڑھتا ہے، چندے بڑے دیتا ہے، اللہ اور اُس کی جماعت کے تمام فرائض ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اُس کی یہ سب نیکیاں اُس وقت تک بیکار ہیں جب

تک وہ بندوں کے حقوق ادانہیں کرتا اور نہ صرف یہ کہ اللہ کے حقوق کی ادائیگی اُس کے کسی کام نہ آئے گی بلکہ وہ خطرے میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ کی زد میں ہے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ ہم میں کتنے ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم سو فیصدی حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ اگر حقیقت پسندی سے جائزہ لیں تو جو صورتِ حال سامنے آئے گی اُس سے خود ہی آپ کے دلوں میں خوف پیدا ہوگا۔ کئی مرد ہیں جو بظاہر بڑی نمازیں پڑھنے والے عبادت گزار ہیں یا سمجھے جاتے ہیں، جماعتی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں لیکن جب گھر جائیں تو انہوں نے بیویوں سے، گھر والوں سے بڑا ناروا سلوک رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کی طبیعتوں کا یہ تضاد دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ بعض والدین اپنے بچوں کے ذریعے سے اپنی بہوؤں کے حقوق تلف کروا رہے ہوتے ہیں۔ بعض بہوئیں، بیویاں اپنے خاوندوں کے ذریعے سے اُن کے والدین کے حقوق تلف کروا رہی ہوتی ہیں۔ بعض اپنی بیویوں کو چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں، نہ تو انہیں بساتے ہیں نہ رکھتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایک دفعہ ایک عورت نے ایسا ہی معاملہ حضرت عائشہؓ کے ذریعے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کہ میرا خاوند کہتا ہے کہ میں تجھے تنگ کروں گا، نہ مکمل طور پر علیحدہ کروں گا، نہ بساؤں گا۔ طریقہ اُس نے یہ (اختیار) کیا کہ طلاق کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیتا۔ روایت میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ معاملہ پیش ہوا تو کیونکہ اُس وقت تک اس بارے میں کوئی واضح حکم نہیں تھا اس لئے آپ ناپسندیدگی کے اظہار کے باوجود خاموش رہے۔ اور پھر جب طلاق والی یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر دو دفعہ سے زیادہ طلاق دو گے تو پھر ہر دفعہ رجوع نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح مرد جو عورت کے حقوق غصب کرتا تھا اُس سے عورت آزاد ہوئی۔ تو ایک تعداد مقرر کر دی۔ تو عورت کی جان چھوٹی۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الطلاق واللعان باب 16/16۔ حدیث نمبر 1192)

لیکن اب بھی بعض دفعہ ایسے معاملے سامنے آ جاتے ہیں کہ مرد کہتے ہیں۔ ہم تنگ کرتے رہیں گے، طلاق یا خلع کے معاملے کو لٹکائیں گے۔ بعض دفعہ کاغذوں پر دستخط نہیں کرتے۔ بہر حال جب بھی ایسی صورتحال ہوتی ہے تو عورت کے حقوق قائم کرنے کے لئے نظامِ جماعت ایکشن لیتا ہے اور لینا چاہئے۔ بہر حال یہ ایک مثال مَیں نے دی ہے۔ اسلام نے تو پورے معاشرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلا دی ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

دیکھیں قریبی رشتہ داروں میں سے جو قریب ترین رشتہ ہے وہ ماں باپ کا ہے۔ اُن کے حقوق سے لے کر معاشرے کے اُس شخص تک کے حقوق ادا کرو جس کو تم جانتے بھی نہیں ہو۔ تو یہ معاشرے میں امن اور محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے اسلام کی خوبصورتی ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اعلیٰ نیکی یہی ہے کہ جو تمہارے سے بدی کرتا ہے، تمہارے حقوق غصب کرتا ہے، جس نے تمہارے خیال میں تمہارا حق چھینا ہے، جس نے جان بوجھ کر تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جب تمہارے لئے بدلہ لینے کا وقت آئے یا تم نے جب حق پر قائم رہتے ہوئے اُس کے ساتھ کوئی سلوک کرنا ہو، اُس کا جواب دینا ہے تو تمہارا ردّ عمل یہ ہونا چاہئے کہ صرف اُتنا حق ادا نہ کرو جو انصاف پر مبنی ہو بلکہ اگر اصلاح ہو سکتی ہو تو اُس سے آگے جا کر احسان کرو۔ تو یہی اعلیٰ اخلاق ہیں اور یہی حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔

جس آیت کا مَیں حوالہ دے رہا تھا اس کا ترجمہ آپ نے سنا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا حق ہو گیا اور یہاں یہ بات واضح ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے بھی اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کر کے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض حقوق معاف کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے باقی تمام غلطیاں معاف کر سکتا ہے لیکن شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرما دیا کہ اس کو مَیں ہرگز معاف نہیں کروں گا۔ جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰـہَ لَا یَـغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ (سورۃ النساء:49)۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات کو ہرگز معاف نہیں کرے گا کہ کسی کو اُس کا شریک قرار دیا جائے۔ اور شرک کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے اپنی اُمّت کے شرک میں مبتلا ہونے کی بڑی فکر ہے۔ ایک صحابی پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی کہ حضور! کیا آپ کی اُمّت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، لیکن میری اُمّت کا شرک بتوں وغیرہ کا شرک نہیں ہوگا بلکہ مخفی شرک ان میں پیدا ہوگا۔

(المستدرك على الصحيحين كتاب الرقاق حديث نمبر 7940 جلد نمبر 8 صفحہ 2827-2828 مکتبة نزار مصطفى الباز السعودية)

اس کی کچھ تفصیل میں پچھلے جمعہ بیان کر چکا ہوں تو اس لحاظ سے بھی ہمیں جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ شرک سے بچیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بنیں۔ شرک کے علاوہ باقی غلطیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہاں ان کو مَیں معاف کردوں گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ (سورۃ النساء:49) کہ اور جو گناہ اس سے ادنیٰ ہوں، اس کے علاوہ ہوں اُسے جس کے حق میں چاہے گا معاف کر دے گا۔

بہر حال اس وقت مَیں ذکر کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ کے بعد پہلا حق والدین کا ہے جو ایک انسان کے بچپن سے لے کر بلوغت کی عمر کو پہنچنے تک ہر طرح اُس کا خیال رکھ رہے ہوتے ہیں۔ جب بچہ ہاتھ پیر بھی نہیں ہلا سکتا۔ مانگ نہیں سکتا۔ اپنی بھوک کا، اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اُس کے رونے اور ہنسنے سے اُس کی طبیعت اور ضرورت کا اندازہ لگا کر والدین اُس کی پرورش کر رہے ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ یہ جو والدین بچے کے لئے کر رہے ہوتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی ربوبیت ہے جو وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ماں چونکہ زیادہ اس کی پرورش کر رہی ہوتی ہے، اپنے آپ کو جسمانی مشقت میں ڈال کر بھی اُس کا خیال رکھ رہی ہوتی ہے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھنے والے کے سوال پر کہ کس کا مجھ پر سب سے زیادہ حق ہے؟ آپ نے فرمایا ''تیری ماں کا'' اور تین بار لگاتار پوچھنے پر آپ یہی جواب عطا فرماتے رہے اور چوتھی بار فرمایا: تیرا باپ۔

(بخاری كتاب الادب باب من أحق الناس بحسن الصحبة حديث نمبر 5971)

تو ماں باپ کے حقوق کی یہ اہمیت ہے۔ بلکہ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ تمہیں کوئی ایسی بات کہہ دیں جو ناپسندیدہ ہو تو تب بھی تم نے اُن کی کسی بات پر اُف تک نہیں کہنا بلکہ اُن کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ ...... (بنی اسرائیل:25) اور رحم کے جذبے کے ماتحت اُن کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کر اور اُن کے لئے دعا کرتے وقت کہا کر کہ اے میرے رب! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ تو ماں باپ کا بچوں پر یہ حق ہے۔

پس جب تک یہ حقوق ادا ہوتے رہیں گے، ماں باپ کی دعاؤں کے طفیل ان حقوق ادا کرنے والوں کی زندگیاں بھی سنورتی رہیں گی اور پھر آگے بچے بھی اس جذبے سے آپ کے بڑھاپے میں آپ کی خدمت کرتے رہیں گے ورنہ جو سلوک آج کے بچے اپنے والدین سے کر رہے ہیں، کل کے بچے وہی سلوک آپ سے کریں گے۔

بعض دفعہ ایسے معاملات آتے ہیں جن کی تہہ تک جا کر اگر دیکھا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ عموماً اُنہی لوگوں کے بچے اپنے والدین کے ساتھ ناروا سلوک رکھتے ہیں جن والدین نے اپنے والدین کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کیا ہوتا۔

پھر فرمایا کہ رشتہ داروں اور قریبیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو۔ اُن کے بھی حق ادا کرو۔ شادیاں ہونے کی وجہ سے جو میاں بیوی کے رحمی رشتے قائم ہوتے ہیں اُن کا بھی خیال رکھو۔ جس طرح بیوی کو خاوند کے گھر والوں کو اپنا بنا کر رکھنا اور اُن کو اپنا رشتہ دار سمجھنا ہے اسی طرح خاوند کو بھی بیوی کے عزیزوں، رشتہ داروں کا اُسی طرح خیال رکھنا ہے۔ پھر شادیوں کے ذریعے سے جو دوسری رشتہ داریاں قائم ہوتی ہیں، لڑکے کے ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، لڑکی کے ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، دوسرے رشتہ دار ہیں یہ سب ایک دوسرے کے حق ادا کرنے والے ہوں اور حق اُس وقت ادا ہوتے ہیں جب ایک دوسرے پر احسان کرنے کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود اس فقرہ کی تشریح میں کہ 'جو تمہارے قرابتی ہیں' فرماتے ہیں کہ ''اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دُور کے تمام رشتہ دار آ گئے۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 208)

اب دیکھیں کہ اس طرح رشتہ داریاں نبھانے سے کس قدر وسیع حقوق کی ادائیگی پر توجہ دینے والا معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی حسن سلوک اُن کے حقوق کی ادائیگی کی وجہ سے ہو۔ یتیم اور مسکین معاشرے کا ایک ایسا طبقہ ہے جو توجہ چاہتا ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ حکم فرمایا ہے اگر یتیموں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے اُن کی پرورش کرو، اُن کی جائیداد کی حفاظت کرو اور اگر تمہارے حالات اچھے ہیں تو پھر اُن کی اگر کوئی جائیداد ہے تو اُس میں سے خرچ بھی نہ کرو بلکہ اُن کے لئے رہنے دو اور اگر حالات اچھے نہیں، غربت ہے اور تمہارے اپنے وسائل ایسے نہیں ہیں تو پھر یتیم کی نگہداشت کے لئے اُتنا ہی خرچ کرو جو ضروری ہو۔ اُس کا مال لٹاتے نہ رہو اور جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں تو اُن کی جائیداد اُن کو لوٹا دو اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ نہ ہو کہ اس سے پہلے اُن یتیموں کے بچپن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس طرح خرچ ہو، اس طرح اُن کے پیسے کو لُٹا رہے ہو کہ جب وہ بڑے ہوں تو اُن کے ہاتھ میں کچھ نہ آئے۔ کیونکہ اگر یہ صورتحال ہوئی تو یقیناً ایسے یتیموں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اور جب لوگوں کے دلوں میں، طبیعتوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے تو اس کا اثر معاشرے پر بھی پڑتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص ایک یتیم کے

حقوق ادا نہ کر کے یا اُس کا حق غصب کر کے پورے معاشرہ کا سکون برباد کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بعض دفعہ جب اس طرح غلط قسم کے اخراجات اُن کو پالنے والے، نگرانی کرنے والے کر رہے ہوتے ہیں تو ان کا اثر ان یتیموں کی طبیعتوں پر بھی پڑتا ہے، اُن کو بھی احساس ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں کئی لوگ فساد کی نیت سے بھی یتیم کو اس کے نگران کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں، اُن کے جذبات بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اور ردّعمل کے طور پر پھر اُس یتیم کی طرف سے بلوغت کی عمر کو پہنچ کر ایسا ردّعمل ظاہر ہوتا ہے، ایسی حرکات ہوتی ہیں جو معاشرہ کا امن وسکون برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض ردّعمل کے طور پر عادی مجرم بن جاتے ہیں۔

پھر مسکین ہیں، ضرورتمند ہیں اُن کے حقوق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اُن کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہئے۔ یہ رشتے داروں کے حقوق ہیں۔ یہاں بہت سارے ایسے آ گئے ہیں جن کے بعض رشتے دار ایسی حالت میں ہیں جن کو شاید اُن کی مدد کی ضرورت ہو اور یہ اس لئے مَیں بتا رہا ہوں کہ جو مدد کر سکتے ہوں اُن کو کرنی چاہئے۔ ضرورتمندوں کو اُن کے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہئے۔ اُن کو دھتکارنا نہیں چاہئے بلکہ معاشرہ کا فعال حصہ بنانا چاہئے۔ ایک غریب بھی اچھا ذہن رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی طور پر جہاں تک ہو سکتا ہے اچھے ذہن رکھنے والے غریب طلباء کی مدد ہوتی ہے اور جہاں تک پڑھایا جائے پڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ اُس کا حق ہے کہ اُس کے لئے، اُس کی اچھی تعلیم کے لئے مواقع مہیا کئے جائیں۔ اُس کی استعدادوں کو مزید چمکانے کے اُس کو مواقع میسر کئے جائیں۔ حضرت مسیح موعود کے نظامِ وصیت کی ایک شق ایسے لوگوں کے حقوق قائم کرتے ہوئے اُن کو ترقی کے مواقع مہیا کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے، جیسا کہ مَیں نے کہا، جماعت ایسے طلباء جو غریب ہوں اُن کو مواقع مہیا کرتی ہے تا کہ وہ معاشرہ کا فعال حصہ بن سکیں اور پھر آگے جا کے وہ خود بھی حقوق ادا کرنے والے بن جائیں۔

اس کمزور طبقے کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں اُن کے ساتھ ہوں اور اُن کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ کمزوروں اور غریبوں کی مدد سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اُس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

(سنن الترمذی کتاب الجهاد باب ما جاء فی الاستفتاح بصعاليك المسلمين حديث 1702)

پس جہاں ہم کمزوروں، مسکینوں کا حق ادا کر کے اُن کو معاشرہ کا فعال حصہ بنا رہے ہوں گے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔

پھر ہمیں توجہ دلائی، ہدایت فرمائی کہ رشتہ دار ہمسایوں اور غیر رشتے دار ہمسایوں سب کا خیال رکھو۔

اب ہمسایوں کی تعریف حضرت مسیح موعود نے اس طرح فرمائی ہے کہ ’’ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علمِ دین حاصل کرنے میں شریک ہوں۔‘‘

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 208-209)

تو دیکھیں کتنی وسیع تعریف ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے دینی بھائی بھی تمہارے ہمسائے ہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 215۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی جماعت کا ہر فرد ایک دوسرے کا ہمسایہ ہے اور ہمسائے کے حقوق کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے ہمسائے کے بارے میں اس طرح مجھے بار بار تاکید کی کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید یہ ہمسائے کو وراثت میں بھی حصہ دار بنانے لگا ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب الوصاءة بالجار حدیث نمبر 6014)

یعنی اللہ تعالیٰ کا یہی حکم آنے والا ہے۔

تو اس وسیع تعریف کے ساتھ کوئی احمدی بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک دوسرے کی ہمسائیگی سے باہر نہیں جا سکتا۔ جب معاشرے میں اس طرح ایک دوسرے کا خیال کرتے ہوئے حقوق ادا کر رہے ہوں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایسا معاشرہ کبھی بگڑا ہوا معاشرہ کہلا سکے اور جب اس طرح نہ جاننے والے ہمسائے کے ساتھ بھی احسان کا سلوک ہو رہا ہو گا اور اُس کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں گے تو جہاں آپ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے، وہاں اس حق کی ادائیگی کی وجہ سے ایک نہ جاننے والے کو بھی قریب لا رہے ہوں گے۔ جماعت کے ممبروں کے علاوہ بھی ہر ہمسایہ جو آپ کا گھریلو ہمسایہ ہے وہ بھی ہمسایہ ہے اور ایسے غیروں کو اپنے قریب لانا جو ہے یہ (دعوت الی اللہ) کے راستے بھی کھول رہا ہو گا اور کوئی بعید نہیں کہ اس طرح کسی نیک فطرت کو، زمانے کے امام کو ماننے کا موقع میسر آ جائے کیونکہ اس طرح آپ اُس کو موقع بہم پہنچا رہے ہوں گے تو آپ کے حسنِ سلوک کی وجہ سے، آپ کے حق کی غیر معمولی ادائیگی کی وجہ سے اُس کی توجہ آپ کی طرف ہو گی۔ پس یہ حقوق کی ادائیگی، یہ حسنِ سلوک کامیابی کے کئی راستے کھولتا چلا جاتا ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے پڑوسی کے حقوق ادا کرے۔ اگر یہ سوچ پیدا ہو جائے تو کبھی شکوے نہیں ہوں گے، کبھی شکایتیں نہیں ہوں گی۔ کبھی کسی احمدی کو عہدیداروں کے متعلق شکوے پیدا نہیں ہوں گے کہ وہ اپنا حق ادا نہیں کر رہے اور کبھی کسی عہدیدار کو ایک عام احمدی سے شکوہ نہیں ہو گا کہ وہ جس طرح اطاعت کا حق ہے ادا نہیں کر رہا۔ عہدیداران، (مربیان) اور عام احمدی ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ لیکن یہ حق ادا کرنے کے لئے اپنی اَناؤں کو، خود ساختہ بنائی ہوئی کہانیوں کو، بدظنیوں کو دل سے نکالنا ہو گا۔ حضرت مسیح موعود نے تو ہمیں اعلیٰ اخلاق پر قائم کرنے کے لئے بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ ہمیں اعلیٰ اخلاق پر قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ تو ہمیں اُن گم گشتہ راہوں کو دکھانے کے لئے آئے تھے جو ایک عرصے سے نظروں سے اوجھل تھیں۔ اگر آپ کو ماننے کے باوجود ہم ایک دوسرے کے حقوق کی پہچان نہ کر سکے، اپنی اَناؤں کے گند میں اپنے آپ کو ڈبوئے رکھا تو پھر ہم ایمان لانے والے نہیں کہلا سکتے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ دینی بھائی بھی ایک دوسرے کے ہمسائے ہیں، اس لئے اُن کے حقوق ادا کرو۔ پس ہر احمدی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی ہو گی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

(بخاری كتاب الادب باب من كان يومن بالله واليوم الآخر فلايؤذ جاره حديث 6018)

پس یہ ہے ایک مومن کی شان کہ وہ اعلیٰ اخلاق رکھنے والا ہو۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا ہو۔ اگر اپنے بھائی کی کوئی بات بری لگی ہے تو اُس کو موقع کی مناسبت سے علیحدگی میں سمجھا دیا جاوے، احسن رنگ میں بات کی جائے۔ لیکن یہ کسی کو حق نہیں کہ جو منہ میں آئے ایک دوسرے کے متعلق کہتے پھرو۔ جماعت میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے متعلق گروپ بندیاں ہو رہی ہوں، ایک دوسرے کے بارے میں حسد اور بغض کے جذبات رکھے جا رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی کے لئے توجہ دلاتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ احسان کرو اور احسان جو ہے وہ بہت زیادہ بلند حوصلے کو چاہتا ہے اور اگر بلند حوصلگی ہو گی تو حقوق بھی ادا ہوں گے اور ایک دوسرے سے صَرفِ نظر بھی کرو گے، ایک دوسرے کی غلطیوں کی پردہ پوشی بھی کرو گے۔

پس حقوق کی ادائیگی کے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور خاص طور پر عہدیدار اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں ورنہ اللہ تعالیٰ نے جو خدمت کے مواقع دیئے ہوئے ہیں اُن سے محروم بھی کر سکتا ہے۔ آپ نے جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کی خاطر اگر تبدیلیاں نہ کیں تو خدا تعالیٰ اُن مواقع کو چھین بھی سکتا ہے۔

پھر یہ فرمایا کہ پہلو میں بیٹھنے والے جو لوگ ہیں اُن کے حقوق کا بھی خیال رکھو۔ یہ پہلو میں بیٹھنے والے تمام وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ آپ، دفتروں میں، کارخانوں میں، تجارتوں میں کام کر رہے ہوتے ہیں، ہر سطح پر آپ کو دوسروں کے حق ادا کرنے ہوں گے۔

پھر سفر کے ساتھی ہیں، اُن کے حقوق کا بھی خیال رکھو۔ پھر فرمایا کہ جن کے تم مالک ہو اُن کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرو، اُن کے حقوق کا بھی خیال رکھو، اس میں تمام ماتحت آ جاتے ہیں۔ آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ متکبر اور شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔ ہر وہ شخص جو دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتا، اُن سے اچھے اخلاق سے پیش نہیں آتا، اُس میں تکبر پایا جاتا ہے اور یہ جو تکبر کی برائی ہے، یہ بھی شرک کی طرف لے جانے والی ہے۔ اس لئے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، شرک ایک ایسا گناہ ہے جو خدا تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا۔ پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کس حد تک ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں۔ کس حد تک ہم احسان کا سلوک کرتے ہوئے زیادتیوں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے دوسروں سے اچھے اخلاق سے پیش آنے والے ہیں۔ یاد رکھیں حقوق کی ادائیگی بھی اُس وقت ہو گی جب بلند حوصلگی ہو گی، جب برداشت پیدا ہو گی، جب دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنے کی عادت ہو گی، جب اپنی اَنانیت کو ختم کرنے والے ہوں گے، جب تکبر سے اپنی جان بچانے والے ہوں گے۔ ورنہ یہ چیزیں دل پر اپنا قبضہ کریں گی اور ان چیزوں کے قبضے میں آیا ہوا انسان پھر حقوق العباد ادا کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

اللہ کرے کہ ہر احمدی اُن اعلیٰ اخلاق کو اپناتے ہوئے اپنے حقوق کو احسن رنگ میں ادا کرنے والا ہو اور ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے والا ہو اور جیسا کہ مَیں نے پہلے دن بھی کہا تھا، جو بھی اچھی تبدیلی پیدا کریں اُس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والا بنائے اور آپ نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے جو دعائیں کی ہیں اُن دعاؤں کا آپ سب کو وارث بنائے اور خیریت سے آپ سب کو اپنے گھروں میں لے کر جائے۔ اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں شامل ہو جائیں۔

مکرم عبدالسمیع خاں صاحب ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر

کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور (انڈیا) میں احمدیت

کاٹھ گڑھ جماعت میں احمدیت ہمارے دادا جان حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کے ذریعہ آئی۔ آپ نے 1903ء میں سب سے پہلے کاٹھ گڑھ میں بیعت کی۔ بعد میں سید محمد علی شاہ صاحب جو امام مسجد تھے احمدیت میں داخل ہوئے۔ کثیر تعداد میں رُفقاء اور رفیقات حضرت اقدس مسیح موعود تقسیم ملک تک زندہ رہے۔ تقسیم ملک کے وقت خاکسار راقم کی عمر تقریباً دس سال تھی۔ پانچویں جماعت کا طالبعلم تھا۔ گرمیوں کی تعطیلات تھیں۔ فسادات شروع ہو چکے تھے۔ کاٹھ گڑھ کے اردگرد کے دیہات سے لوگ اُجڑ کر یہاں جمع ہوگئے تھے۔ کیونکہ اس جگہ کو محفوظ سمجھا جاتا تھا۔

جماعت کاٹھ گڑھ ان کے خورونوش کا انتظام کرتی تھی۔ ان حالات میں کاٹھ گڑھ کی احمدیہ جماعت میں بہت جوش پیدا ہوا تھا۔ نمازوں کی حاضری بڑھ گئی تھی۔ احمدیہ جامع بیت ایک اونچے ٹیلے پر تھی۔ سیڑھیوں کے ذریعہ اس بیت میں جاتے تھے۔ ان خطرات کے دنوں میں ہماری جماعت کے بزرگ جن میں رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود بھی ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام ''پیشگوئی جنگ عظیم'' پڑھی جاتی تھی۔ ایک خوش الحان ماسٹر مشتاق احمد صاحب ولد منشی احمد علی صاحب جو جامعہ احمدیہ قادیان کے طالب علم تھے، نظم پڑھتے جاتے تھے اور ہمارے دادا جان کے چچا زاد بھائی چوہدری عبدالحیٔ خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ان اشعار کی تشریح بڑے جوش سے کرتے جاتے تھے۔ یہ بڑا ہی ایمان افروز نظارہ ہوتا تھا۔ ان اشعار کو اس وقت کے حالات پر چسپاں کر کے ایمان بڑھتا تھا۔ اس وقت چونکہ کم عمری تھی اس لئے اس وقت ان اشعار کا مطلب یا مفہوم تو خاکسار کو اچھی طرح نہ آتا تھا مگر جب حضرت مسیح موعود کے کلام پر غور کیا اور نوٹ پڑھا تو پھر سمجھ آئی کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''یاد رہے کہ جس عذاب کے لئے یہ پیشگوئی ہے اس عذاب کو خدا تعالیٰ نے بار بار زلزلہ کے لفظ سے بیان کیا ہے اگرچہ بظاہر وہ زلزلہ ہے اور ظاہر الفاظ یہی بتاتے ہیں کہ وہ زلزلہ ہی ہوگا لیکن چونکہ عادت الٰہی میں استعارات بھی داخل ہیں اس لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ غالباً تو وہ زلزلہ ہے۔ ورنہ کوئی اور جانگداز اور فوق العادت عذاب ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہے...... اس عذاب کے ٹلنے کے لئے اس بات کی ضرورت نہیں کہ کوئی عیسائی ہو یا ہندو یا مسلمان ہو یا کوئی شخص ہماری بیعت کرے ہاں یہ ضرورت ہے کہ لوگ نیک چلنی اختیار کریں اور جرائم پیشہ ہونا چھوڑ دیں''۔

جولائی اگست 1947ء میں حالات بہت خراب تھے۔ ہر وقت سکھوں کے حملوں کا خطرہ رہتا تھا۔

بعض غیراز جماعت بھی کہتے تھے کہ اگر خیرو عافیت سے پاکستان پہنچ جائیں تو احمدی ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چوہدری عبدالرحیم صاحب رئیس کاٹھ گڑھ کی سرکردگی میں گاؤں کے آنریری سکھ مسٹریٹ کے ذریعہ راہوں ضلع جالندھر جہاں کیمپ تھا بخیریت پہنچا دیا۔ کاٹھ گڑھ گاؤں سے باہر ایک سکھ آنریری مجسٹریٹ تھا اس جگہ کو ''قلعہ'' کہا جاتا تھا۔ ان کی والدہ ہمارے گاؤں پر حملہ نہیں ہونے دیتی تھی۔ ورنہ یہ گاؤں بھی سکھوں کے ٹارگٹ پر تھا۔ اردگرد کے علاقوں میں بہت تباہی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے گاؤں پر سکھوں کا حملہ نہ ہونے دیا۔ گاؤں کے باہر عیدگاہ تھی جو کہ اس وقت احمدی اور غیراز جماعت لوگوں کی مشترکہ تھی، 17۔اگست 1947ء کو پہرہ لگا کر عید پڑھنی پڑھی تاکہ سکھ حملہ نہ کردیں۔

راہوں سے فوجی ٹرکوں کے ذریعہ ہم احمدی احباب میں اکثر لاہور بخیریت پہنچ گئے۔ لاہور پہنچ کر رتن باغ جہاں حضور خلیفۃ المسیح الثانی رہائش پذیر تھے ان سے رابطہ کیا۔ ہمارے بزرگ اپنی رہائش اسلامیہ پارک سے حضور کی اقتداء میں جمعہ کی نماز پڑھنے بیرون دہلی گیٹ کی بیت میں جاتے تھے۔ ایک جمعہ خاکسار نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اقتداء میں وہاں پڑھا۔

لاہور سے مہاجرین مختلف جگہوں پر پہنچے۔ نئے سرے سے آباد کاری ہوئی۔ کاٹھ گڑھ کے احباب جہاں جہاں بھی آباد ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا ستون ثابت ہوئے۔

1953ء، 1974ء اور 1984ء کے حالات میں بھی گاؤں کاٹھ گڑھ کے احباب چٹان کی طرح مضبوط رہے۔ بعض احباب کو قربانی بھی دینی پڑی مگر تاریخ احمدیت میں ان کا نام ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا۔

کاٹھ گڑھ کے رانا محمد یوسف صاحب ولد منشی خان صاحب کو بعمر 80 سال 75 یوم کے لئے اسیر راہ مولیٰ رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

اسی طرح کاٹھ گڑھ کے رانا نعیم الدین صاحب کو ساہیوال بیت کی حفاظت کرتے ہوئے قربانی کا مظاہرہ کرنا پڑا دس سال جیل میں مختلف جگہوں پر رہنا پڑا۔ آپ کے ساتھ محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کو بھی بے قصور ہوتے ہوئے قربانی دینی پڑی۔

اسی طرح ہمارے ماموں عبدالوحید خاں کے بیٹوں پر بھی اسلام آباد میں مقدمہ بنایا گیا۔ وہ بھی اسیر راہ مولیٰ رہے۔

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کے ابتداء میں دو مربیان عنایت اللہ خلیل صاحب اور مولوی عبدالکریم شاہد صاحب والد ماجد حافظ عبدالحلیم صاحب تھے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے علاوہ دس مربیان کاٹھ گڑھ کے میدان عمل میں ہیں۔ تین زیر تعلیم جامعہ احمدیہ میں ہیں۔

کاٹھ گڑھ کے رانا سلیم احمد صاحب ولد رانا نذیر احمد صاحب اور رانا ظفر اللہ خان صاحب ولد رانا شریف احمد صاحب کو سانگھڑ سندھ میں شہادت کا رتبہ ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ان کا بہت اچھے رنگ میں ذکر کیا۔

یہ دونوں کاٹھ گڑھ کے بزرگ ماسٹر احمد علی صاحب کے پوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیاں قبول فرمائے۔

کاٹھ گڑھ کے احباب جہاں جہاں بھی رہے تعلیم و تربیت کا کام احسن رنگ میں کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ ان سب قربانی کرنیوالوں کو جزا دے۔

مکرم محمد اعجاز صاحب

مٹر ایک بیش قیمت سبزی

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مٹر غریب لوگوں کی غذا ہے یا سستے ہوٹلوں میں آپ کی کھانے کی میز پر رکھی جانے والی ڈش ہے۔ مٹر حقیقتاً چھوٹے غذائیت کے گھر ہیں۔ جو آپ کی صحت کے لئے فائدہ مند ہیں۔

1۔اس میں چکنائی کم ہوتی ہے جبکہ باقی تمام غذائی اجزاء بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ مٹروں کے ایک کپ میں تقریباً 100 کیلریز ہوتی ہیں اس میں پروٹین، فائبر و مائکرونیوٹری انٹس ہوتے ہیں۔

2۔حفظان صحت کے اس میں Polyphenol ہوتا ہے۔ ایک کپ میں اس کی مقدار 10 ملی گرام ہوتی ہے۔ اگر روزانہ یہ 2 ملی گرام استعمال کیا جائے تو معدہ کے کینسر کو روکتا ہے۔

3۔اس میں Flavinoid, Carotenoid, Phenolic, Acids ہوتے ہیں جو بڑھاپے کے اثرات کو کم کرتے ہیں۔

4۔اس میں گرمی سوزش اور جلن دور کرنے والا مادہ ہوتا ہے جو جھریوں گنٹھیا الزائمر (پاگل پن) پھیپھڑوں اور ہڈیوں کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ گرمی اور جلن سے دل کی بیماریاں کینسر اور وقت سے پہلے بڑھاپے وغیرہ جیسی بیماریوں کا خطرہ ہوتا ہے۔

5۔خون اور شکر کا جسم میں دورہ متوازن رکھتا ہے۔

6۔اس میں وٹامن B2,B1 اور B3 ہونے کی وجہ سے دل کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

7۔اس میں نیاسین (نیکوٹینک ایسڈ) ہوتا ہے جو نامناسب کولسٹرول کو کم کرتا ہے۔

8۔فائبر کی کثرت ہونے کی وجہ سے مٹر انتڑیوں کے لئے بہت اچھے ہیں اور قبض سے محفوظ رکھتے ہیں۔

9۔مٹروں کے ایک کپ میں 44 فیصد وٹامن K ہوتا ہے جو ہڈیوں کے اندر کیلشیم پیدا کرتا ہے اور ہڈیوں کو صحت مند رکھتا ہے۔

10۔یہ بیکٹیریا کے ساتھ مل کر زمین میں ہوا کی مدد سے نائٹروجن پیدا کرتا ہے اور مٹی میں محفوظ کر دیتا ہے اور مصنوعی کھادوں کی ضرورت کو کم کر دیتا ہے۔ اس کی فصل ختم ہونے کے بعد بڑی آسانی سے زمین میں جذب ہو جاتی ہے اور نائٹروجن پیدا کر دیتی ہے۔ یہ ہلکی نمی میں اُگ آتے ہیں اس لئے یہ بہت سے علاقوں میں بہترین فصل ہے جس کو زیادہ پانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حالانکہ یہ ایک سبزی ہے لیکن جب اس کے بیج ابھی بن رہے ہوتے ہیں تو یہ ایک میٹھے پھل بھی ہوتے ہیں۔ قحط کے دنوں میں یہ آسانی سے لگائے جا سکتے ہیں اور خوراک کی کمی کو پورا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔

مٹر پانچ ہزار سال سے کھائے جا رہے ہیں لیکن سولہویں صدی میں یہ مشہور ہوئے ہیں اس میں پائی جانے والی پروٹین بہت سے پروٹین پاؤڈرز میں استعمال کی جاتی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ مٹر کی کاشت کینیڈا میں کی جاتی ہے۔ فریز کئے ہوئے مٹر ٹن پیک سے بہت بہتر ہوتے ہیں تازہ کا تو بہرحال مقابلہ نہیں۔ جن کو گردوں اور جوڑوں کی تکلیف ہو وہ اس کا زیادہ استعمال نہ کریں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عقیل احمد صاحب ملکوآنہ معلم سلسلہ چک 23 ڈی این بی بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ چک 23 ڈی این بی ضلع بہاولپور کے تین بچوں شفیق احمد ولد مکرم نفیس احمد صاحب، توصیف احمد ولد مکرم نفیس احمد صاحب اور منیب احمد ولد مکرم محمد اکرم صاحب نے قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 27 راگست 2013ء کو منعقد کی گئی۔ مکرم مبشر احمد رند صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن مجید باقاعدگی سے پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور نے ہوم ڈیپارٹمنٹ اور سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال ڈیپارٹمنٹ میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

ڈی ایچ اے اسلام آباد/ ایلا زیم ہولڈنگز جوائنٹ وینچر لمیٹڈ کو لاہور کے لئے لیگل مینیجر، سیلز مینیجر، اسسٹنٹ مینیجر، اسسٹنٹ ایڈمن مینیجر اور سیلز آفیسر کی ضرورت ہے۔

اکرم کاٹن ملز لاہور کو مینیجر اکاؤنٹس، ریذیڈنٹ، جنرل مینیجر ایڈمنسٹریشن، سیلز آفیسر اور سیلز ٹیکس آفیسر کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

راوی آٹوز پرائیویٹ لمیٹڈ کو پانچ سالہ تجربہ کار سی ایم آئی پریٹر کی فوری ضرورت ہے۔

آغا خان یونیورسٹی ہسپتال کو لاہور میں واقع کلینیکل لیبارٹری کیلئے پیتھالوجسٹ کی ضرورت ہے۔

ایسوسی ایشن فار اکیڈمک کوالٹی کو ٹیچر ایجوکیٹر، آئی ایس او کوآرڈینیٹر، مارکیٹنگ ڈویلپمنٹ ایگزیکٹو، سیلز پروموشن آفیسر اور کیشیئر کی ضرورت ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.afaq.edu.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 15 ستمبر 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرمہ امۃ المصور اعجاز صاحبہ شعبہ صنعت ودستکاری لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے نواسے محمد ذیشان واقف نو ولد مکرم عرفان اکبر صاحب نے بعمر ساڑھے سات سال قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ جو ان کی والدہ مکرمہ عطیۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم اعجاز احمد صاحب کی کوششوں سے مکمل ہوا۔ عزیزم ذیشان اکبر مکرم سلطان اکبر صاحب کا پوتا اور مکرم اعجاز احمد ورک صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی روشنی سے منور کرے اور تمام عمر قرآن کریم کی تعلیمات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد انوار الحق صاحب ابن مکرم محمد عبدالحق مجاہد صاحب امرتسری مرحوم لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب آف راولپنڈی حال راہوالی ضلع گوجرانوالہ گزشتہ کئی سال سے ہیپاٹائٹس کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ شوگر بہت بڑھ گئی تھی دائیں پاؤں کے انگوٹھے پر ایک زخم ہوا ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ احباب کرام سے کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اسی طرح خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم مظفر الحق کمر میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہے علاج جاری ہے اس کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وار اکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

نمایاں اعزاز

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ ریحانہ منصور صاحبہ زوجہ مکرم منصور احمد صاحب نے لندن کوئین میری یونیورسٹی سے Wireless Communication میں Ph.D کی تھی۔ امسال جلسہ سالانہ U.K میں تقسیم اسناد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کو گولڈ میڈل سے نوازا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور ہر لحاظ سے جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ فرحت کفایت چیمہ صاحبہ جرمنی تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ مورخہ 7 ستمبر 2013ء کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ آپ کو سانس کی تکلیف تھی چار ماہ شدید بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل رہیں۔ علاج جاری تھا مگر خدا کی تقدیر غالب آئی۔ آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں مکرم فرحت علی صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ 1932ء میں مکرم ڈاکٹر غلام محمد صاحب ساکن چھور مغلیاں کے گھر پیدا ہوئیں۔ 1949ء میں مکرم چودھری منیر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب کے ساتھ آپ کی شادی ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے ہاں تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 1974ء میں آپ دارالیمن غربی ربوہ آ گئے۔ آپ نے اپنے بچوں کے دل میں احمدیت سے شدید محبت پیدا کرنے اور بچوں کی بہترین تربیت کی کوشش کی۔ آپ اپنے محلّہ کی صدر لجنہ بھی رہیں اور لجنہ کو قرآن کریم کا درس دیتی رہیں۔ آپ کے تمام بچے بیرون پاکستان رہائش پذیر ہیں۔ 1997ء میں آپ کے خاوند وفات پا گئے آپ کو اپنے خاوند کی آخری بیماری میں ان کی بہت خدمت کی توفیق ملی۔ خاوند کی وفات کے بعد آپ نے اپنی بیماری اور بیوگی کا عرصہ نہایت صبر اور شکر کے ساتھ گزارا کبھی ناشکری کا کوئی کلمہ آپ کی زبان سے نہ سنا گیا آپ اپنی زندگی کے آخری 2 سال بیرون ملک اپنے بچوں کے پاس چلی گئیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 11 راکتوبر 2013ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے گا جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کرکے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کرلیں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 11 راکتوبر کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جاسکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے کے پروگرام

30 ستمبر 2013ء

12:30 am ریئل ٹاک
1:45 am فوڈ فار تھاٹ
2:45 am خطبہ جمعہ 27 ستمبر 2013ء
4:00 am سوال وجواب
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am یسرنا القرآن
6:00 am گلشن وقف نو (اطفال)
7:05 am فوڈ فار تھاٹ
7:40 am خطبہ جمعہ 27 ستمبر 2013ء
8:55 am Shotter Shondhan (Repeat)
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am الترتیل
12:05 pm جلسہ سالانہ یو ایس اے کیم جولائی 2012ء
1:35 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 pm فرنچ پروگرام 7 فروری 1999ء
3:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 12 جولائی 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm تامل سروس
4:55 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
5:25 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2007ء
6:55 pm بنگلہ سروس
8:00 pm تامل سروس
8:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
8:55 pm راہ ہدیٰ
10:25 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:25 pm خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یو ایس اے

کیم اکتوبر 2013ء

12:55 am ریئل ٹاک
1:55 am راہ ہدیٰ
3:30 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2007ء
4:25 am تامل سروس
4:55 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:20 am عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
5:50 am الترتیل
6:25 am خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یو ایس اے
7:55 am کڈز ٹائم

8:25 am خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2007ء
9:20 am تامل سروس
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am یسرنا القرآن
12:00 pm جلسہ سالانہ جرمنی 24 اگست 2008ء
1:00 pm طب وصحت
1:35 pm ہمارے پرندے
2:10 pm سوال وجواب 4 دسمبر 1999ء
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 27 ستمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس
5:35 pm یسرنا القرآن
6:00 pm ریئل ٹاک
7:00 pm بنگلہ پروگرام
8:10 pm سپینش سروس
8:55 pm نور مصطفویؐ
9:05 pm غزوات النبیؐ
10:05 pm علم الابدان
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مہنگائی کا زمانہ ہے لیکن سیل پر تو جانا ہے
سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ +92476213312

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

دورانیہ ڈیڑھ ماہ
فائن آرٹس (شارٹ کورسز)
ربوہ میں پہلی مرتبہ طلباء اور طالبات کے لئے
سکیچنگ ڈرائینگ پینٹنگ کیلیگرافی السٹریشن
مجسمہ سازی گرافک ڈیزائننگ ویب ڈیزائننگ بیسک کمپیوٹر کورسز
ڈیزائن سٹوڈیو، مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ۔ 0333 9792 563 پروفیشنل آرٹسٹ کی زیر نگرانی

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر ڈپلومہ
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز / ڈپلومہ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ
مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ
گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ
ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 3 ماہ
اردو ان پیج دورانیہ 1 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع
نظارت تعلیم سے منظور شدہ، UPS اور جنریٹر کی سہولت، ائر کنڈیشنڈ کلاس رومز، کوالیفائیڈ ٹیچرز
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 20 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:11

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

20 ستمبر 2013ء

6:20 am بیت طاہر کا افتتاح 11 فروری 2012ء
8:15 am ترجمۃ القرآن 19 نومبر 1993ء
9:55 am لقاء مع العرب
12:05 pm بیت الواحد کا افتتاح
1:30 pm راہ ہدیٰ
4:00 pm دینی وفقہی مسائل
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء
11:20 pm بیت الواحد کا افتتاح

نئے سیزن کی سیل کا آغاز
مردانہ سیل: صرف -/350 اور -/450 روپے میں شوز
بچوں کی سیل: صرف -/250 روپے میں شوز
لیڈیز سیل: ایک لیڈیز جوتے کی خریداری پر دوسرا فری
مس کولیکشن
اقصیٰ روڈ ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ فون دکان 6212837
Mob:03007700369

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک وفینسی ورائٹی کا مرکز
مردانہ ورائٹی، پرنٹ لیلن اور سادہ لیلن بھی دستیاب ہے
نیز ہر طرح کی میچنگ بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10